Rishtay Hein Anmol

Rishtay Hein Anmol اپچھلے صحن سے لے کر باہری دروازے سے بھی باہر ٹائلوں کا فرش ایسا کہ منہ دکھے ہے اس میں اور گھر کی سجوت دیکہ کر توقسم اللہ حیرت ہوتی ہے بندے کو۔ ایا اے کیا سچ میں آبا اور قیر صالته انتا مر عوب ہوئیں کہ پوچھے بغیر نہ رہ پائیں۔ ایا آتو اور کیا ابھی چل کے دیکہ لے میں ے ساته خود ہی یقین آ جائے گا۔ بڑے مقدر والوں کو ملتا ہے ایسارشتہ ایک اکیلا لڑکا کوئی آئے نہ پیچھے۔ اوپر سے نوکری بھی سرکاری۔ اونچے گریڈ کا افسر - بفتے میں تین دن تو دفتر جا تا ہے اور بس سمجھو بورے ماہ کی تنخواہ گھر بیٹہ کے ہی وصول کرے ہے ۔ ایک رشتے کی پھوپھی ہے ہو ان کا سمجھو بورے ماہ کی تنخواہ گھر بیٹہ کے ہی وصول کرے ہے ۔ ایک رشتے کی پھوپھی ہے ہو ان کا بھر شہ کو رشتہ کی پھوپھی ہے ہو ان کا کہ بھر کو دھندلا سا گیا جہاں صحن کے بیچوں بیچ رکھی چار پائی پر براجمان حلیمہ بی گزشتہ بو گھنٹوں سے لڑکے کے اوصاف گنوانے میں مصروف تھیں۔ ایا ایسہ حلیمہ بی بھی عجیب ہیں جب آئی بیر ایم کو پرپیشان کر دینی ہیں۔ ایا اسامان کوان کے سامنے یوں چپ سادھے بیٹھا دیکہ کر اس کا دل کہ بیر ایا تھا گو پیالیوں میں نکالتے ہو نے وہ بڑ بڑائی۔ ایا اسے دیکھی اور ٹر پر اٹھا کر باہر کو چل دی۔ ایا باہلا کہاں البتہ ارڈ پر پر ضرور بن جاتے ہوں گے ، جوڑ ملنا تو نصیب کی بات ہے کی جواب میں سرتا پا اسے دیکھتے ہو غ حلیمہ بی نے اپنی بات پوری کی مطیرہ نی بات پوری کی میں تیار چاہے کی بات ہے کی جواب میں سرتا پا اسے دیکھتے ہو غ حلیمہ بی نے اپنی بات پوری کی نہوں کہ علیم دی دارہ لیے۔ تو انہوں نے بھی نظر مان نا نہ بھولتیں جو چانے کا کہ تھام اسکے نم کی بات ہی کی ہوں کہ کی اپنی بیٹ پوری کی میں نظر مان نا نہ بھولتیں جو چانے کا کہ تھام سے نظر مان نا نہ بھولتیں جو چانے کا کہ تھام سے نم کی خوب ہاں لیکن ابھی سے میا یہاں لیکن ابھی سے میا یہاں لیکن ابھی سے دیکھتے ہو نے حلیمہ بی نے اپنی بیٹنے کی لیم بھے کی خوب ہاں کوئی سے مین انہیں لیکن ابھی سے دی کوئی سے نہیں بیک ہوں بھی کی کوئی سے بیا یہاں لیکن ابھی مینتی کوئی سے میں انہیں لیکن ابھی مینتی ہوں کی بیا ہی بالکل بجا ہے ایا مگر ! کیا کوئی سالکل بجا ہے ایا مگر ! کیا کوئی سالکل بجا ہے ایا مگر ! کیا کوئی سالکل بجا ہے ایک ہور بھی نظر می دی ہور کیا ہی بیانی ہیں انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں ہور کی کی بھوپھی میں انہیں انہیں انہیں ہور کی کی پھوپھی کے ہاتھوں میں رعشہ سا طاری ہو گیا تھا مگر پھر بھی جھٹ پٹ انہیں بٹوے میں اڑس کر وہ خاصی راز داری سے گویا ہوئیں!, '\nسلی سے سوچ لے ،فکر نہ کر ، ویسے بھی لڑ کے کی پھوپھی نے سب مجه پر ہی چھوڑ رکھا ہے۔ تبری طرف سے ہاں یا ناں میں جواب لے کر ہی تو آگے چلوں گی ، جانتی ہوں اچھے سے کہ یہ رشتہ باہر نکلا نہیں اور لوگوں نے جھپٹا نہیں۔', '\nاپنے بھاری بھرکم جسم کے ساته عبایا سنبھالتی پھر حلیمہ بی تو چل دیں لیکن پیچھے فریحہ کو اچھا خاصا الجھا گئیں۔ اس لیے وہ بھی سیدھی بستر پہ جا لیٹیں اور چادر سے منہ سر لیپٹ کرجان بوجہ کے سوتی بن گئیں۔ علیزہ انہیں پورے گھر میں ڈھونڈتی کمرے تک آئی مگر ماں کوسوتا دیکہ کر واپس لوٹ گئی۔', '\n\', '*******شوہر کے حصول روزگار کی خاطر شارجہ مقیم ہونے کے سبب دونوں بچوں علیز اور تیمور کے ساته ساته گھر با ہر کی تمام تر ذمہ داری فریحہ کے سر پہ تھی جسے بحسن وخوبی وہ کئی سالوں سے سرانجام دیتی چلی آرہی تھیں۔', '\nعلیزہ کے پڑ ھائی مکمل کرتے ہی ان وخوبی وہ کئی سالوں سے سرانجام دیتی چلی آرہی تھیں۔', '\nعلیزہ کے پڑ ھائی مکمل کرتے ہی ان کی سادی کی فکر دامن گیر ہوئی۔ شادی دفتروں کے چکر میں وہ پڑنا نہیں چاہتی تھیں اور نہ ہی بہانت بھانت بھانت بھانت کے لوگوں کو گھر بلوا کر بیٹی کی شاخت پریڈ کی قائل تھیں ، اس لیے کو اس کی شادی والی حلیمہ بی سے ان کی پر انی جان پہچان ہونے کے سبب انہیں کوئی اچھا سارشتہ رشتے کروانے والی حلیمہ بی سے ان کی پر انی جان پہچان ہونے کے سبب انہیں کوئی اچھا سارشتہ ہی بھانت بھانت کے لوگوں کو کھر بلوا کر بیٹی کی شناخت پریڈ کی قائل تھیں ، اس لیے رشتے کروانے والی حلیمہ ہی سے ان کی پر انی جان پہچان ہونے کے سبب انہیں کوئی اچھا سار شتہ لانے کو کہا۔ '\ n_e ہ تو اگلے ہی روز ایک عدد رشتے کے ساتہ ان وارد ہوئیں جب کہ دوسری سلمہ تھی جوفریحہ کی دوست کے توسط سے آج ان کی طرف آئی تھی۔', ' n_e ا سوہنا ہے یہ لڑ کا باجی بالکل جیسے کوئی شہز ادہ ،لکھا پڑھا بھی خوب ہے اور خیر سے تنخواہ بھی اچھی لیتا ہے۔', ' n_e اندان تو زیادہ بڑا نہیں اس کا ؟ رشتہ معقول لگنے پر فریحہ کو بھی مزید جاننے میں دلچسپی ہوئی۔', ' n_e کوئی نہیں باجی چھوٹا سا ہی تو ہے بس تین بھائی اور تین ہی بہنیں۔ سلمی جواب دیتے ہوے ذرا ہچکچائی۔', ' n_e ہا۔ فریحہ کے اندر تک گڑواہٹ گھل گئی تھی۔', ' n_e مگر یہ خاندان کچہ زیادہ بڑا نہیں ہے؟', ' n_e ہا۔ سر بہیں بہیں بہیں بہیں بہیں باجی، یہ چھوٹے دو بہن بھائی ہی بیابنے کو رہ گئے ہیں س '\nكونى أميں باجی چهوٹا سا ہی تو ہے ہس تین بہائی اور تین ہی بہنیں۔ سلمی جواب دیتے ہوۓ ذرا ہچکچائی۔', '\nاچھا۔ فریحہ کے اندر تک گڑو اہٹ گھل گئی تھی۔', '\nمگر یہ خاندان کچہ زیادہ بڑا نہیں ہے "!' \\n' اہیں باہی، بہی باہنے کو رم گئے ہیں ہیں ، بڑے والے تو سارے اپنے گھر بار بچوں والے ہیں۔', \\n' اان کے چہرے پہ لمراتی مایوسی دیکہ کر سلمیٰ نے ہمت بندھانی چاہی۔', '\n' میری مانیں تو ایک نظر دیکہ لیں کوئی حرج نہیں اچھے لوگ ہیں، بچی خوش رہے کی سلمی کے مشورے پر فریحہ جوابا نقی میں سر بلاتے ہوے و بولیں۔', '\n' مبری مانیں تو ایک نظر دیکہ لیں کوئی حرج نہیں اچھے لوگ ہیں، بچی خوش رہے اپنی ایک ہی بیٹی کو اتنے بڑے خاندان میں بیاہ دوں۔ ہمارے وقت میں تو بات اور تھی تب کئیے ہی ابڑے بڑے ہو اکر تے تھے ، ماں باپ کے گھر سے کام کرتی لڑکیاں سسرال جاتے ہی چواہا چوکی کے اگے بٹھا دی جاتیں۔ نمہ داریوں کے پہاڑ تھے جو ان پر لاد دیے جاتے اور کیا مجال ان کی کہ وہ چوک جائیں۔ لیکن آج کل خاندان چھوٹے ', '\nبو گئے ہیں، اس لیے زندگی بھی آسان رہتی ہے.', '\n' اسلمی، چوک جائیں۔ لیکن آج کل خاندان چھوٹے ', '\nبو گئے ہیں، اس لیے زندگی بھی آسان رہتی ہے.', '\n' اہلی، علیٰ دیا دور کیا مجال ان کی کہ وہ کی اس تجویز پر فریحہ کونہ چاتے ہوئے بھی سے انکار نہ کریں۔ میں پھر کسی روز ا جاؤں گی۔ سلمیٰ کی جو کی ہو نے کی وجہ سے گھر بلاتے ہو خوبی کھیراتی ہوں کی سان رہتی ہیا ہوں کی سے موز وں ہے۔ اسی فیملی کرنے کے بعد ہی دیکھوں گی کہ ان دونوں میں سے بخو ن سا رشتہ زیادہ موز وں ہے۔ اسی فیملی کر کے سے بعد ہی دیکھوں گی کہ ان دونوں میں سے بچار کے بعد فیری ہو ہوں کی بات نہیں۔ کسی طرح بھی جبنی فیملی ہو نوبی کی ہوئے کے ان ہوئی کے بس کی بات نہیں۔ کسی طرح بھی کونی ان اور جد کی بیسا ممکن نہیں ہو وہ ایک ہو ہو کی ہو ہوں کی انتی جدوں ہیں ہو ہوں۔ ہائی کے بات مشکل ہے وہ کی بات نہیں۔ کسی طرح بھی کونی ان میں ہیں۔ کبی ہو کی بات مشکل ہے انکار میں مجبوری سمجھو، لیکن فریحہ مجھے تم پر مکل بھروسا ہے یقینا او ہی فوسلے ہی اس کی جاب اور خاندان وغیرہ کے بارے میں اپنے طور پر میں میری میں اپنے طور پر میں مگر کر میں اپنے میک کی انکار میں کیا تو میں ہو کی ہو کی کی انکار میں کیا ہو کی کی کی کی ہو کی کی انکار م

لگیں۔', '\nمیر\ سر بھاری وقت علیزہ لاؤنج میں بیھٹی ٹی وی دیکہ رہی تھی جب فریحہ اندر چلی آئیں اور اس سے کہنے ہورہا ہے اس لیے اندر آرام کرنے جارہی ہوں ۔ بھائی کالج سے آۓ گا تو اسے کھانا نکال دینا۔', '\nجی امی، لیکن پہلے سر درد کی گولی لے لیں ساتہ چاۓ بھی بنا لائی ہوں ۔ وہ فکر مندی سے اتّہ کھڑی ہوں۔', ہوئی۔', '\n\' بھی نہیں ذرا دیرسولوں تو شاید فرق پڑ جائے اور چاۓ بھی اتّٰہ کر پیتی ہوں۔', '\n\' ب*********** البیٹی کے رشتے کے معاملات نے انہیں اچھا خاصا الجھا ڈالا تھا کہ ہر وقت ان ہی سوچوں کے ساتہ بر سر پیکار رہنے کی وجہ سے طبیعت کی خرابی لازمی تھی لیکن اس کا یہ فائدہ ضرور ہوا کہ اتنے روز کی سوچ بچار سے وہ کسی نتیجے پر پہنچ چکی تھیں۔ تب ہی تو آج صبح ناشتہ ۔ کرتے ہوۓ وہ کافی بشاش نظر آئیں۔', '\nعلیزہ میں نے سوچ لیا ہے کہ حلیمہ ہی کوفون کر کے کہ دوں کہ لڑکے والوں کے ساتہ کوئی ٹائم سیٹ کر کے مجھے بتا دے۔ میر ے خیال سے یہ رشتہ اس لحاظ سے مناسب ہے کہ اکیلا لڑکا ماں باپ۔ بھی نہیں ہیں اس کے اور نہ ہی دیور نندوں والے جھنجھٹ ہوں گے وہاں۔', '\nجتنی پرسکون ہوکر وہ بیٹی کو بتارہی تھیں ان کی۔', '\nباتیں سن میں علیزہ اتنا ہی ہے چین ہوگئی اور خود کو ماں ۔', '\nکے سامنے بولنے سے روک نہ پائی۔', '\nسننے میں تو یہ سب بڑ اچھا لگتا ہے امی ... مگر۔ حقیقت میں کس قدر تکلیف دہ بات ہے کہ سرال کے نام میں آپ کا کوئی رشتے دار ہی نہیں ۔ اس انسان کی بھی کیا زندگی ہے کہ جس کا کوئی رشتے دار ہی نہیں ۔ اس انسان کی بھی کیا زندگی ہے کہ جس کا کوئی رشتے دار ہی نہیں ۔ اس انسان کی بھی کیا زندگی ہے کہ جس کا کوئی رشتے دار ہی نہیں ۔ اس انسان کی بھی کیا زندگی ہے کہ جس کا کوئی رشتے دار ہی نہیں ۔ اس انسان کی بھی کیا زندگی ہے کہ جس کا کوئی رشتے دار ہی نہیں ۔ اس انسان کی بھی کیا زندگی ہے کہ جس کا کوئی رشتے دار ہی نہیں ۔ اس انسان کی بھی کیا زندگی ہے کہ جس کا کوئی اپنا ہی نہ ہو۔', پر ہور یہ آپ کا کوئی رشتے دار ہی نہیں ۔ اس انسان کی بھی کیا زندگی ہے کہ جس کا کوئی اپنا ہی نہ ہو۔', '\nابک تو سسرال اور پھر وہ بھی بڑاسرال کی جنجال سے کہ نہیں ہوتا، بیٹا جی، میں نے بھگتا ہے اس لیے نہیں چاہتی کہ تمہیں بھی بڑے خاندان میں بھیج دوں ٰ۔ ' ' \vec{n} علیزہ کی بات سن کر فریحہ نے اسے اپنی زندگی کا تجربہ بتانا چاہا۔ |n| اساشم کے بہن بھائیوں میں سب سے بڑے ہونے کے سبب تمہاری چاروں پھوپھوں اور دونوں چچاؤں کی شادیاں بھی میں نے ہی کی ہیں۔ ہم میاں بیوی تو ساری زندگی خدمتیں ہی گرتے آئے ہیں۔ مہمان داریاں ، دعوتیں، پورا پورا دن میں تو پن سے کچن ہی نہ نکل پاتی تھی ، دو جارہی ہیں اور دو آ رہی ہیں۔ یہ تو تمہارے ابو کا بڑا احسان ہے کہ مجھے الگ گھر بنوا دیا۔ تب ہی تو زندگی سکون سے گزر رہی ہے ۔', '\ $| \mathbf{n}$ ایک نیہ سب سن کر بھی علیزہ ماں سے ہرگز منفق نہ تھی۔ مانتی ہوں امی، کہ آپ نے سسرال میں بڑی ذمہ دریاں نبھائی ہیں ، وہاں تصویر کا دوسرا منفق نہ تھی۔ مانتی ہوں امی، کہ آپ نے سسرال میں بڑی ذمہ دریاں تیا تی تیں۔ وہاں تصویر کا دوسرا منفق نہ نہی۔ ماننی ہوں امی، کہ اپ نے سسر ال میں بڑی ذمہ داریاں نبھائی ہیں ، وہاں تصویر کا دوسرا رخ بھی تو دیکھیں کہ دادی، دادا پھپه اور چاچو آپ کو عزت بھی تو کتنی دیتے ہیں۔ ہماری ذرا سی تکلیف یا پھر خوشی کا سن کر کیسے دوڑے چلے آتے ہیں۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ بچپن میں آپ ہمیں دادی کے پاس چھوڑ کر نانو کے گھر چلی جاتی تھیں۔ فراز ماموں کی شادی پہ تو آپ ایک ہفتہ پہلے ہی چلی گئیں۔ انیلا اور فائزہ پھپھونے پیچھے مارا کتنا خیال رکھا۔ روزانہ نہلا دھلا کر اسکول بھیجتیں اور پھر نانا جان کے بیمار ہونے پرتو آپ پورا مہینہ ان کے پاس رہیں۔ 'اچانک یاد آنے پر وہ ماں کو بتانے لگی۔ پھپھو ہمیں ہوم ورک کرواتیں ایک دن بھی ہمارا اسکول سے ناغہ ہوا نہ کام کا حرج ۔ دادی تو گود میں بٹھا کر اتنے پیار سے اپنے ہاتہ سے نوالے بنا بنا کر ہمیں کھلایا کرتی تھیں ۔ وہ جو بھی کہہ رہی تھی بالکل پیچ تھا۔ بڑی بہو کی حیثیت سے اگر فریحہ نے کرتی تھیں ۔ وہ جو بھی کہہ رہی تھی بالکل پیچ تھا۔ بڑی بہو کی حیثیت سے اگر فریحہ نے اپنے سسرال کی خدمت کی ان کی ذمہ داریوں کو اپنا سمجه کر طریقے سے نبھایا تھا تو جوابا سسرال والوں نے بھی فریحہ کو ہمیشہ عزت اور احترام کی مسند پر ہی بٹھایا۔علیزہ اور تیمور کو پال کر بڑا کرنے میں ان کی دونوں چھوٹی نندوں کا بڑا باتہ تھا ۔ دہ دل سے بیٹے کی سمجه دار ی اور ذمہ داریوں کے بھاری بوجہ تلے دب کے خودکو ہی فراموش کر بیٹھو۔ ا، \nامی، ذمہ داریاں تو دونوں سمہ داریوں کے بھاری ہوجہ لئے داب کے خودہ ہی خراہوش کر بیٹھو کی ااٹھی کا شمہ داریوں کو تولوں کے بھاری ہوتی ہیں چاہے خاندان بڑا ہو یا چھوٹا۔ اکیلا بندہ کتنا بھی باہر گھوم پھر آئے دھڑ ادھڑ شاپنگ کر لے ۔ سینما جانے کھانے پئے لیکن جب خالی گھر کاٹ کھانے کو دوڑے گا تو پھر مجھے بھاگ بھاگ کر آپ کے پاس ہی آنا ہوگا اور یہ بات کسی کو بھی پسند نہیں ہوتی ۔', 'اہرنشیہ علیزہ کی باتوں میں دم تھا کہ فریحہ بھی لاجو اب ہو گئیں۔', 'امنھیال ددھیال میں میری ہم بھی ہمیں ،چھے مسورے دے سعنے ہیں۔ ، ۱ سببی صور پر مطمئل ہوکر اج وہ کلنے دنوں بعد کھل کر مسکر آئی تھیں اور کچہ دیر بعد فون پکڑے سلمی کا نمبر ملا کر اسے لڑکے والوں کے ساتہ ملاقات کا دن اور وقت طے کر نے کا کہہ رہی تھیں۔! ، ۱ اس لوگوں نے علیزہ کو دیکھتے ہی پسند کر لیا۔ ایک سلجھی اور ہر لحاظ سے مہذب اطوار کی حامل لڑکے کی فیملی ان کی توقع سے بھی بڑھ کر اچھی نکلی کہ فریحہ کے لیے انکار کا کوئی جواز ہی نہ تھا۔ تب ہی انہوں نے شوہر سے مشورہ کر کے بخوشی اس رشتے کی منظوری دے دی۔! ، ۱ امانے والے ہفتے کی ایک حسین ابر آلود شام گھر میں کے بخوشی اس رشتے کی تقریب میں جب بینڈسم سا ارسلان علیزہ کو انگو ٹھی پہنا رہا تھا تو دھنک کے سازے ہی رنگ اس کے جبر مربر قصال تھے۔ یہ دیکہ کو فی بحہ کے اید تک طمانیت دیں گئی۔ سازے ہی رنگ اس کے جبر مربر قصال تھے۔ یہ دیکہ کو فی بحہ کے اید تک طمانیت دیں گئی۔ سارے ہی رنگ اس کے چہرے پہ رقصال تھے۔ یہ دیکہ کُر فریحہ کے انڈر تک طمانیت بھر گئی۔ اپنے سسرال والوں کے جہرمٹ میں گھری تصویر میں بنوانی بیٹی کی حقیقی زندگی کی اپنے سسرال والوں کے جھرمت میں چھری بصویر میں بدوائی بیبی حی حقیعی رسدی دی تصویر انہیں مکمل لگی جس میں کوئی خالی پن نہ تھا۔ تمام رشتے ہی آس پاس تھے۔ ساس سسر نندیں ، دیور ، جیٹہ، جیٹھانی۔! ، اممیں واقعی غلط تھی علیزہ کے لیے اکیلا لڑکا تلاش کر رہی تھی ، اچھی زندگی جینے کے لیے پیار اور احترام _ کے ساتہ رشتوں کا ساتہ ہونا بھی تو ضروری ہے۔ دکہ سکہ میں ساتہ کھڑے یہ ہی اچھے لگتے ہیں اور اپنے ہونے کا احساس دلا کر ہمیں معتبر بنا دیتے ہیں۔ یہی سوچتے ہو نے بیٹھ کی آئندہ زندگی کے لیے آن کے دل سے ڈھیروں دعائیں نکلتی چلی گئیں اور اس اسودگی سے مسرور ہوکر فریحہ نے اپنا سر کرسی کی پشت سے ٹکا نکلتی چلی گئیں اور اس اسودگی سے مسرور ہوکر فریحہ نے اپنا سر کرسی کی پشت سے ٹکا